تمہید

بہار کا موسم تھا، چاندنی رات تھی اور چاند اپنی چاندنی دنیاوالوں پر برسا رہا تھا اور اس کے اطراف وجوانب ٹمٹماتے ہوئے ستارے تھے جو اس چاند سے کسب ضیاء کررہے تھے۔

رات کا وقت تھا اور وہ ہمارے وعدے کے مطابق پہلا دن تھا ہم فقیہ اہلبیت استاد محترم سماحۃ آیۃ العظمی الشیخ بشیر حسین نجفی کہ جن کی عظمت ومنزلت اور جلیل القدر ہونے کو ہم جان چکے تھے۔

اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوئے اور ہم ان کے اطراف اس طرح حلقہ بگوش ہوئے جیسے ستاروں کے جھرمٹ میں چاند ہوا کرتا ہے۔اور آپ نے کلام کے لئے دہن مبارک کھولا اور سب سے پہلے استعاذہ کیا اور پھر بسم اللہ پڑھی جو کہ ہر صالح کی کنجی ہے۔اور جس سے کلام کا آغاز کیا جاتا ہے اوراس کے بعد ؐ وآل ؑ پر درود وسلام پڑھا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بتائے کہ آج کی ہماری گفتگو کا موضوع کیا ہے؟

میں نے آپ سے اجازت چاہی آپ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔تو میں نے کہا کہ ہماری آج کی اس نشست کا موضوع (خمس) ہے۔

آپ خندہ پیشانی کے ساتھ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ قرآن مجید لاؤ۔

میں نے قرآن حکیم کولیا آنکھوں سے لگایا اور آپ کے حکم کا منتظر ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا دسویں پارے کی ا ائی آیات کی تلاوت کرو (یعنی سورۃ انفال کی 41 ویں آیت پڑھو)۔

میں نے قرآن مجید کھولا اور استعاذہ اور بسم اللہ کے بعد یہ آیت پڑھی ﴿وَاعلَمُوا انَّمَا غَنِمتُم مِن شَيئ فَانَّ لِلّه خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي القُربَي وَاليَتَامي وَالمَسَاكِينِ وَابنِ السَّبِيلِ إن كُنتُم آمَنتُم بِاللّهِ وَمَا اَنزَلنَا عَلَي عَبدِنَا يَومَ الفُرقَانِ يَومَ التَقَي الجَمعَانِ وَاللّهُ عَلَي كُلِّ شَيئ قَدِيرٌ﴾

ترجمہ: ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اس کے بعد آپ نے خود اس آیت کی تلاوت فرمائی جب ہم نے آپ کی زبانی ان کی قرائت سنی تو ایسا لگا کہ وہ کلمات عظیم ہمارے نفوس میں واقع ہو رہے ہوں گویا کہ وہ ایک ایسا راز تھا جس پر نظام عالم گھوم رہا ہو اور ہمارا دل آیات سے اس طرح ملا ہوا تھا جیسے پیاسے پیڑ کو پانی دیا جائے اور وہ اس سے کسب حیات کرے۔

میں کبھی بھی اس وقت کو نہیں بھولوں گا کہ جب ہم صحن مسجد میں تھے اور ستاروں کی قندیلیں اپنی نور پاشی میں مصروف تھیں اور وہاں موجود ہر انسان بڑے سکون قلب کے ساتھ

محو سماعت تھا۔میں کبھی بھی اس وقت کو فراموش نہیں کرسکتا کہ جب مسجد کی خاموش فضا میں ایک مترنم اور خوبصورت آواز گونجی کہ جس نے تاریک شب کا دامن چاک کیا اور نیلے آسمان کے نیچے آپ کی ترتیل مصحف کی آواز رقت قلب کے ساتھ آرہی تھی جو اعلان حق کے ساتھ موضوع کی اہمیت کا بڑی جرات وصراحت کے ساتھ اعلان کررہی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ مفسرین کرام نے اس آیت پر مختلف جہات سے بحث کی ہے۔لیکن ہم اختصار کے ساتھ صرف دو جہتوں سے گفتگو کریں گے۔سامعین کی استعداد فکری کے اعتبار سے اور وقت کی قلت کو نظر میں رکھتے ہوئے۔

﴿پہلی جہت﴾ آیت کریمہ اپنے معنیٰ پر دلالت کرتی ہے نہ کہ تمام جہات پر۔

دوسری جہتوں کو علمی اعتبار سے کوئی خاص اثر نہیں ہے کہ جو ہمیں بیان کرنا ہے اور دو کہ جن کے بارے میں ہم گفتگو کریں گے اس میں غنیمۃ کے معنیٰ اور مستحقین خمس کا بیان ہوگا۔خمس کے متعلق جو اہل سنت کی رائے ہے جو ہم نے ان کی کتابوں سے لی ہے پہلے ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔آیہ قرآنیہ کے ذریعے خمس امت پر فرض کیا گیا ہے (سورۃ انفال کی ۴۱ ویں آیت)۔

فیروز آبادی کا نظریہ جو انہوں نے اپنی کتاب کے باب السین (س) میں ذکر کیا ہے میں نے اس نظریہ کو حقیقت سے بہت قریب تر پایا ہے اور جو انہوں نے خمس کے موضوع

پر تحقیق پیش کی ہے وہ ان کے ثقہ ہونے کیلئے کافی ہے اور انہوں نے جو بیان کیا ہے کہ خمس مطلقہ نفع میں متحقق ہوگا اور یہ وہ اہم نظریہ ہے جو میں نے اپنی پوری زندگی میں جن نظریات کو جمع کیا ہے اور جس نے اس اتفاق کے خلاف (کہ خمس مطلقہ نفع میں متحقق ہوگا) کوئی دعویٰ کیا وہ صرف فرقہ پرستی پھیلانے اور لوگوں کو مختلف حصوں میں بانٹنے کیلئے ہے۔

قال الشیعۃ ۔۔شیعہ کہتے ہیں کہ غنیمت سے مراد مطلق فائدہ ہے جس کی تاکید اہل زبان نے بھی کی ہے کہ مطلق فائدہ کے جس سے انسان مستفید ہوتا ہے اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں خواہ وہ فائدہ مسلمانوں سے حاصل کرے یا کفّار سے، میدان جنگ میں حاصل کرے، یا اس کے علاوہ جو کہ مشتمل ہو معادن پر یا جو بھی اس سے مربوط ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل ہم بعد میں تفصیل سے بیان کریں گے۔

علماء کے درمیان خمس کے حصوں کے بارے میں اور اس کی تقسیم کے بارے میں اختلاف ہے کہ مستحقین کون ہیں؟

شیعہ نقطہ نظر سے خمس دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے پہلی قسم کے تین حصے ہوتے ہیں ۔اللہ عزوجل کا حصہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ذی القربیٰ کا حصہ۔جسے ہم سہم امام کے نام سے جانتے ہیں وہی حصہ امام معصومؑ کا ہے جو نبی آخرؐ کا قائم مقام ہے اگر امامؑ موجود ہیں تو ان کو دیا جائے اور غیبت امامؑ میں حاکم شرعی کو دیا جائے۔

دوسری قسم اس کے بھی تین حصے ہیں۔ایک حصہ آل ؑ کے یتیموں کا۔دوسرا حصہ آل میں جو مساکین ہیں ان کا۔اور تیسرا حصہ ابناء سبیل یعنی آل کے وہ افراد جو کسی سفر میں جائیں اور پھر عالم مسافرت میں ان کو ضرورت پڑ جائے۔اوران حصوں مین کوئی غیر شریک نہیں ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالی نے اھل بیتؑ اور سادات پر صدقہ حرام کیا ہے اور اس کے عوض میں خمس کو فرض کیا ہے۔

طبری نے اپنی تفسیر (جامع البیان عن تاویل آی القرآن) میں اور ابو حیان اندلسی نے بحرالمحیط میں کہا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا یتیموں اور مسکینوں سے مراد ہمارے یتیم اور مسکین ہیں۔

اور طبری نے اپنی تفسیر میں یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ علی ابن الحسینؑ یعنی امام زین العابدینؑ نے ایک شامی مرد سے فرمایا کیا تو نے قرآن مجید میں سورۃ انفال کی یہ آیت واعلموا انّما غنمتم........نہیں پڑھی ہے۔شامی نے کہا ہاں پڑھی ہے پھر اس نے استفسار کیا کے کیا یہ آیت تمہارے لیے ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا ہاں یہ ہمارے لئے ہے۔

لیکن شیعوں کے علاوہ دوسرے مذاھب کا نظریہ کیا ہے؟ آیئے ہم فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر سے پوچھیں، وہ کہتے ہیں کہ قول مشہور یہ ہے کہ خمس کے پانچ حصے ہیں (۱) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) اقرباء النبیؐ بنی ہاشم اور بنی المطلب میں سے نہ کہ

بنی الشمّس، بنی امیۃ، بنی نوفل کا۔ (۳) یتیموں۔ (۴) مساکین۔ (۵) ابن سبیل

۔﴿ابن سبیل......جس کے معنی ہم بیان کر چکے ہیں۔مترجم﴾

یہ حصے حیات پیغمبرؐ میں تھے لیکن وفات پیغمبرؐ کے بعد شافعی کے نزدیک خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ایک حصہ رسول اللہؐ اور اس حصہ کو وہاں صرف کیا جائے گا جہاں مسلمانوں کی مصلحت ہوگی۔دوسرا حصہ ذی القربیٰ کا خواہ وہ غنی ہوں یا فقیر۔اور باقی حصہ یتیموں، مسکینوں اور ابن سبیل کا۔

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کہتے ہیں کہ پیغمبر کا حصہ ان کی وفات کے بعد ساقط ہو جائے گا۔اور اسی طرح ان کی اقرباء کا اور آل ؑ کو ان کے فقر کی بنا پر دیا جائے گا جیسے دوسرے فقراء کو دیا جاتا ہے۔اور خمس تقسیم کیا جائے گا یتیموں، مسکینوں اور ابن سبیل پر۔

مالک کہتے ہیں کہ امام کی رائے کے مطابق خمس دیا جائے گا۔

ہم نے تین رات مسلسل خمس کے موضوع پر سوالات کئے جن کے جوابات آپ نے ان فتاویٰ کے مطابق دیے جو آپ کے رسالہ عملیہ میں پائے جاتے ہیں۔(الدین القیم)۔

پہلی رات میں ۳۶ سوالات کئے گئے جو ہم قارئین کے حوالے کر رہے ہیں۔

﴿پہلی رات﴾

سوال ۱ : کیا سنت میں کوئی ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں وجوب خمس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہو؟

جواب: ہاں بہت سی احادیث پیغمبر اسلامؐ اور آئمہ طاھرین سے وارد ہوئی ہیں کہ جو تمام خمس کے وجوب اور اس فریضہ کی اہمیت اور اہتمام کی تاکید کرتی ہیں۔ اور باتحقیق کہ ان میں سے بہت سی ایسی روایات ہیں جن میں خمس کی ادائیگی پر ابھارا گیا ہے۔ اور اس میں ٹال مٹول اور کوتاہی کرنے سے ڈرایا اور منع کیا گیا ہے۔

پیغمبرؐ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا؛ جو ہمارے مال میں سے ایک درہم بھی کھائے تو اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

اور امام ابو جعفر سلام اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ آسان ترین شئی کیا ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ جہنم میں داخل ہو جائے؟ تو امامؑ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کے مال میں سے ایک درہم بھی کھا لے تو وہ جہنم مین داخل ہوگا۔ اور یتیم سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں۔

اور عمر ابن موسیٰ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن جعفرؑ کے سامنے آیت خمس پڑھی۔ تو امامؑ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ کے لئے ہے وہی سب کچھ رسول اللہؐ کے لئے ہے اور جو رسول اللہؐ کے لئے ہے وہ ہمارے لئے ہے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم پروردگار عالم نے مومنین پر ان کے رزق میں پانچ درہم کے ذریعہ کشادگی عطا کی کہ وہ ایک درہم کو اپنے رب کے لئے قرار دیں اور چار ان کے لئے حلال ہیں۔

اور سماعۃ سے روایت ہے کہ میں نے ابا الحسن علیہ السلام سے خمس کے بارے میں

خمس کے سوالات

سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز کہ جس مین لوگوں کو فائدہ ہو خواہ وہ کم ہو یا زیادہ (اس میں خمس ہے)۔

اور بن حسن اشعری سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے بعض صحابیوں نے امام جواد علیہ السلام کو خط لکھا کہ ہمیں خمس سے مطلع فرمائیں کہ کیا خمس ان تمام چیزوں پر ہے جن سے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں چاہے کم ہوں یا زیادہ اور تمام صناعت کرنے والوں پر؟ اور کس طرح سے؟ تو امامؑ نے اپنے خط میں لکھا کہ خمس سال کے بعد بچے ہوئے پر واجب ہے۔

اور جب آپ احادیث بیان کر چکے تو میں نے سوال کیا

سوال۲: کس چیز پر خمس واجب ہے کیا میرے اوپر اپنے تمام مال کا خمس نکالنا واجب ہے آپ کا نظریہ کیا ہے؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ خمس سات چیزوں پر واجب ہے۔

اول: غنیمت پر۔ کہ جو کفار سے جنگ کے بعد ملتا ہے جیسے اموال منقولہ اور غیر منقولہ اور ان کفار سے کہ جن کا قتل کرنا جائز ہے۔

دوسرے: کان سے نکالا ہوا مال کہ جو مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً سونا، چاندی، پیتل، گندھک، تیل، ماچس، نمک، چونا، نورا اور اس کے علاوہ ان چیزوں میں اس وقت خمس

واجب ہے جب اس ملنے والے مال کی مقدار اخراجات جدا کرنے کے بعد بیس دینار تک پہنچ جائے اور جو مال مذکورہ مقدار سے کم نکلے اس پر خمس واجب نہیں۔

تیسرے: الکنوز، خزانہ، اس سے مراد وہ مال ہے جو زمین سے نکلتا ہو جیسے سونا، چاندی اور دوسری قسم کے اموال لیکن شرط یہ ہے کہ اس نکالے ہوئے مال کی مقدار حد نصاب تک پہنچ جائے۔اور نصاب یہ ہے کہ بیس دینار اخراجات نکالنے کے بعد پہنچے۔

چوتھے: الغوص۔غوطہ لگا کر نکالا جانے والا مال اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال جو زیر آب پایا جائے اور اس کو پانی مین غوطہ لگا کر نکالا جائے یا جو آلات کا استعمال کر کے برامد کیا جائے جیسے لولو، زبرجد، اوران دونوں کے علاوہ حیوانات کو مستثنٰی کر کے جو ملے اگر اس کی مقدار اخراجات منہا کرنے کے بعد ایک سونے کے دینار کے برابر پہنچ جائے (تو اس پر خمس واجب ہے)۔

پانچویں: مال حلال جو مال حرام سے مل جائے تو بعض صورتون میں (خمس واجب ہے)۔

چھٹے: وہ زمین جو کافر ذمی نے کسی مسلمان سے خریدی ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خواہ وہ زمین زراعت کے لئے ہو یا نہ ہو۔اور کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس پر کوئی عمارت بنی ہو یا نہ بنی ہو اگر کافر ذمی نے مسلمان سے کوئی زمین خریدی ہے تو اس زمین پر خمس واجب ہے۔

ساتویں: وہ فوائد جو سال بھر کے خرچ کے بعد حاصل ہوں (سالانہ بچت) وہ کسی بھی طرح

سے ہو چاہے صناعت ہو یا تجارت ، زراعت ہو یا شکار ہو یا حیازت کسی بھی طرح سے حاصل کیا گیا ہو خواہ اجرت پر کام کے ذریعے یا نوکری کی تنخواہ کے ذریعے سے ہر صورت میں سالانہ بچت پر خمس واجب ہے۔

ابھی آپ نے کلام ختم ہی کیا تھا کہ میں نے فوراً اس کی تفصیل طلب کرتے ہوئے سوال کیا

سوال۳: ہم آپ کے کلام سے یہ سمجھیں ہیں کہ تجارت کے فائدہ پر بھی خمس واجب ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: وہ فائدہ جو تجارت سے حاصل ہو صرف اس میں ہی نہیں بلکہ ان تمام اشیاء میں جن سے ہم نے استفادہ کیا ہے اور کر رہے ہیں ان سے خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال۴: میں کس طرح اپنے فائدہ کا حساب کر کے خمس نکالوں؟

جواب: حساب اس طرح کریں کہ وہ تمام اموال جو آپ کی ملکیت میں ہیں خواہ نقد ہو یا پونجی اس پر سال بھر گذر جائے اور شروع سال سے آخر سال تک وہ آپ کی تجارت میں رہے ہیں تو اس میں اپنے اور اپنے اہل و ل کے اخراجات نکالنے کے بعد جو بچے اس کا حساب کر کے خمس نکالیں۔

سوال۵: سال بھر کے اخراجات سے کیا مراد ہے؟

جواب : سال بھر کے خرچ سے دو چیزیں مراد ہیں۔

پہلی، یہ ہے کہ سال کے خرچ سے مراد وہ اشیاء جن کی انسان کو اور اس کے اہل و ل کو ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کھانے پینے، پہننے، رہنے اور تمام ضروریات حیات جیسے ادائیگی قرض، لوگوں کو ہدیہ وغیرہ دینا اور اپنے شرعی واجبات کو پورا کرنا۔ ضروری مقامات پر سفر اور سال مین آنے والی مناسبات پر خرچ کرنا اور ان تمام چیزوں میں اس کی معاشرتی زندگی اور اقتصادی حالات یعنی کمیت و کیفیت کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا اس طرح سے کہ اس میں فضول خرچی لازم نہ آئے۔ (اصراف وتبذیر)

دوسرے۔ وہ مال جو اس کا کمایا ہوا ہو (یعنی وہ اصل مال کہ جس کے ذریعہ سے اس نے تجارت کی ہے) اور اس کو اس نے حصول فائدہ کیلئے صرف کیا ہو۔ اور وہ فائدہ جو حمل و نقل، بجلی، ٹیلیفون وغیرہ کے بل یا دوسری تجارتی دکانوں اور موجودہ جمع شدہ اموال کی تصحیح اور حفاظت کیلئے یا ان میں زیادتی کے لئے حاصل ہو تو ان تمام اشیاء کو نکال کر جو مال بچا ہے اس کا پانچواں حصہ یعنی ٪۲۰ خمس نکالنا ہوگا۔

سوال ٦: میں چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا جواب کی مزید توضیح فرمائیں؟ تا کہ مکمل طور سے سمجھا جا سکے

جواب: مثال کے طور پر کسی تاجر نے ایک مشروع تیار کیا جس کے اصل مال کی مقدار

۱۵،۰۰۰(پندرہ ہزار)دینار اس وقت تھی جب اس نے اپنے اس تجارت کی ا اکی اور جب سال بھر گذر گیا تو اس کو معلوم ہوا کہ اس کے مال کی مقدار ۵۰،۰۰۰(پچاس ہزار) دینار ہوگئی ہے اور جو اس کے پاس نقدی مال تھا وہ ۳۰،۰۰۰ دینار تھا لہذا اجمالی طور سے کل مال ۸۰،۰۰۰(اسی ہزار) دینار ہوگیا تو اب اس کو چاہیے کہ اس تمام مال میں سے جو اصل مال تھا جس کا خمس شروع سال میں نکالا جاچکا اس کو برطرف کردے۔جس کی مقدار ۱۵،۰۰۰ دینار تھی پھر اتنا مال کہ جو تجارت میں صرف ہوا ہے جیسے حمل و نقل ،ٹیلی فون، بجلی ،دکان کا کرایہ اور اس کے علاوہ دوسرے مدو میں صرف ہوا ہے اس کو الگ کر دے جو تقریباً ۱۵،۰۰۰ دینار ہوا ہیں (حسب الفرض) اور اسی طرح وہ مال جو اس نے اپنے اور اپنے اہل و ل پر صرف کیاہے اس کو بھی اصل مال سے الگ کر دے جو تقریباً ۲۰،۰۰۰ (بیس ہزار) دینار ہواہیں ہے۔ تو ان تمام مصروفات کو الگ کرنے کے بعد جو فائدہ حاصل ہوا وہ ۳۰،۰۰۰ دینار ہوا۔ مزید توضیح کے لئے اعداد کا سہارا لیکر بات واضح کر دوں۔

اصل مال	15,000 دینار
اہل و ل پر خرچ	20,000 دینار

دوران تجارت خرچ 15,000 دینار

مجموعہ 50,000 دینار

جبکہ دوران سنہ اس کو معلوم ہوا کہ ۵۰،۰۰۰ دینار اس کی ملکیت ہے۔

30,000 =80,000 - 50,000دینار

اصل بچا ہوا مال ۳۰،۰۰۰ دینار ہوا ۔ اگر اصل مال مخمس تھا تو یعنی اگر شروع سال میں جو پیسہ لگا اسکا خمس نکالا جا چکا تھا یا وہ ایسا مال تھا جس پر خمس نہیں تھا لیکن اگر ایسا نہ ہو بلکہ اس مال پر خمس تھا اور نکالا نہیں گیا تو اس پر بھی خمس واجب ہے۔

سوال۷: آپ نے گذشتہ مثال میں سال کا لفظ استعمال کیا تو اس کی حد بندی کس طرح ہو گی؟

جواب: جس وقت مکلّف اپنی موجودہ پونجی کا حساب کرے جس پر خمس واجب ہے اور تو وہ خمس نکالنے کیلئے ایک دن معین کرلے تو وہی دن سال کا پہلا دن شمار کیا جائے گا یہاں تک کہ آئندہ سال کے لئے اس سال کے بارہ مہینہ چاند کے اعتبار سے پورے ہو جائیں۔

سوال۸:کس وقت اصل مال اور تجارت کے اخراجات ، اور اہل و ل پر صرف ہونے والے مال کو الگ کیا جائے گا؟

جواب :جس شخص نے سال کے دوران اپنے اور اپنے اہل و ل پر جو مال صرف کیا ہے اس مال کا خمس نکالا جا چکا یا اس کا خمس نہیں نکالا گیا ہے ۔ لیکن جس شخص نے اصل مال کو اپنے اور اپنے اہل و ل پر خرچ کیا وہ اس سال کے فائدہ سے تھا تو اس مین سے خمس نکالنے سے پہلے کچھ بھی الگ نہیں کیا جائے گا۔

سوال۹: میں کس تاریخ سے اپنے فائدے کا حساب کروں؟ کیا اس فائدہ پرسال گذر جائے تب مجھ پرخمس واجب ہو گا؟

جواب :۱ ا حصول فائدہ سے اس طرح کرے کہ اگرحصول دفعی ہو(یعنی اس کو سال بھر کا فائدہ ایک ہی مر میں حاصل ہو) یا متعدداوقات میں اس طرح کے زیادہ فاصلہ زمنی نہ ہو تو ایسی صورتوں میں اخراجات کو سال کے مکمل ہونے کے بعدمنہا کیا جائے گا اور بقیہ کا خمس نکالا جائے گا۔

سوال۱۰: اگر کوئی شخص سال بھر کے دوران حاصل ہونے والے دفعی فائدوں سےخمس نکالنا چاہے تو اس طرح سے سال کے اخراجات منہا کر

لے اوراس کا خمس نکالے اور جو فائدہ حاصل ہوا ہے اس کا خمس نکالے توکیایہ اس کے لئے جائز ہے؟

جواب: ہاں۔ جائز اس کے لئےہےکہ سال کے دوران ہونے والا فائدہ جو کہ دفعی اعتبار سے حاصل ہوا توظہور فائدہ کے بعد خمس نکالا جا سکتا ہے۔

سوال۱۱: مکلّف نے اس مال سے جو اس کی حاجت سے زیادہ ہو رہا تھا حساب کر کے سال ختم ہونے سے پہلے ہی خمس نکال دیا اور اس نے یہ خیال کیا کہ یہ میری ضروریات سے زیادہ ہے اور خمس نکالنے کے بعد اسے یہ چلا کہ اس نے زیادہ خمس نکال دیا ہے(یعنی جتنا اس پر واجب تھا اس سے زیادہ نکال دیا) تو کیا اب وہ شخص اس میں سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو مال بعنوان خمس نکالا جا چکا ہے اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔جس طرح سے آنے والے سال کے فائدہ کا خمس نکالنا جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۲:جب مکلّف نے سال کے بچے ہوئے کا حساب کیا تو جتنا اس نے حساب کیا تھا اس سے کہیں زیادہ نکلا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پرواجب ہے کہ اس زیادتی کا خمس نکالے جو سال کے آخرمیں ظاہر ہوئی ہے۔

سوال۱۳: کیا جائز ہے کہ خمس نکالنے کے لئے آخر سال تک تاخیر کرے تاکہ مصروفات غیر متوقعہ کا تدارک تکمیل سال کے ذریعہ سے ہو سکے؟

جواب: ہاں۔ جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال۱۴ : جتنا آپ نے بیان کیا اس سے ہم پر یہ واضح ہو گیا کہ اگر حصول فائدہ دفعی ہو تو خمس نکالنے کا طریقہ کیا ہے۔ لیکن اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر حصول تدریجی ہو تو خمس کیسے نکالا جائے؟

جواب: اگرآمدنی تدریجی ہو اس طرح کہ اس سے سال کے دوران مختلف مرحلوں میں‌حاصل ہونے والے فائدہ سے استفادہ کیا گیااس لئے کہ یہ ممکن نہیں کہ جو ا اء سال میں حاصل ہوا ہے اس پر اکتفا کیا جائے ان مصروفات کے لئے کہ جو درمیان سال میں صرف ہوں گے جیسے کوئی نوکری پیشہ ہے جو ہر مہینہ اپنی تنخواہ پاتا ہے اور اسی طرح تاجر کہ جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے سال بھر کے دوران دھیرے دھیرے

فائدہ ہو گا تو ایسے افراد اپنے اخراجات کو سال مکمل ہونے کے بعد منہا کریں گے اور سال میں حاصل ہونے والے مال کا حساب کر کے مصاریف مذکورہ کو نکال کر جو بچے گا اس کا خمس نکالیں گے۔

سوال۱۵ :مصاریف مذکورہ سے کیا مراد ہے؟

جواب :(جو مال اس نے اپنی ضروریات پر صرف کیا ہے) جو اس نے ضروری سفر میں خرچ کیا ہے ۔ وہ ہدیہ جو اس کو دیا گیا ہے اور اس طرح حج اور عتبات مقدسات کی زیارات کے مصارف، شادی بیاہ کے اخراجات اور مناسبات پر خرچ ہونے والا مال، مناسبات خواہ دینی ہوں یا اجتماعی یا کتب دینیہ کا خریدنا ہو یادیگر ضروریات حیات کہ جو ا س کی اجتماعی کیفیت کے اعتبار سے ہوں یہ جو تمام چیزیں جوہم نے ذکر کی ہیں ان کا شمار سال بھر کے اخراجات میں ہوتا ہے ۔ہاں اگر اس نے ان چیزوں میں فضول خرچی کی ہےجو اس کی حیثیت کے اعتبار سے زیادہ تھا تو وہ سال کے اخراجات میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

سوال۱۶ :سال بھر کے اخراجات کا معیار کیا ہے کہ جس کو خمس نکالنے سے پہلے مستثنیٰ (الگ) کیا جائے گا؟

جواب : جو اس نے بالفعل خرچ کیا ہے اس کی کوئی مقدار نہیں ہے ہاں اگر اس نے اپنے نفس پر خرچ کرنے میں کنجوسی کی تو اس مال کی مقدار کو الگ نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اس نے خرچ کیا ہو جیسا کہ اس کو کسی نے تبر (یعنی مدد کے عنوان سے)کوئی مال دے دیا تو اس کو الگ نہیں کیا جائے گا۔

سوال ۱۷: اگر کوئی شخص درمیان سال میں حصول فائدہ سے پہلے یابعد میں قرض لے جب کہ مقصد سال کا خرچ پورا کرنا ہو تو ایسا کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب:اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس قرض کو ادا کرے جو اس نے سال کا خرچ پورا کرنے کے لئے اس فائدہ سے لیا تھا۔

سوال ۱۸:اگر کوئی اس قرض کو ادا نہ کرسکے جو اس نے درمیان سال میں لیا تھایہاں تک کہ سال ختم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب :اس کے لئےصحیح نہیں ہے کہ وہ اس قرض کی مقدار کو سال کے اخراجات میں شامل کر کے خمس نکالنے سے پہلے الگ کر دے۔

سوال ۱۹: جب کوئی شخص اصل مال میں سے حصول فائدہ سے قبل یا بعد

بعض حصہ خرچ کر دے تو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ سال کے خرچ کو اس فائدہ سے درمیان سال میں نکال لے؟

جواب: سال کے آخر میں وہ نفع کا حساب کرے گا اور جو اصل مال میں کمی ہوئی تھی اس کو اس مال سے پورا کرے یعنی وہ کمی جو اس نے بعض اصل مال کو صرف کرنے کے ذریعہ کی تھی خمس نکالنے سے پہلے کمی کو فائدہ سے پورا کر لیا جائیگا۔

سوال ۲۰:جو مکلّف نے سال کے خرچ کے لیے خریدا ہے یا جمع کیا ہے مثلاً گیہوں، جو ، چاول ، اگر سال کے آخر میں یہ چیزیں بچ جائیں تو کیا ان پر خمس واجب ہے؟

جواب: ہاں۔ سال کے آخر میں ان بچی ہوئی اشیاء پر خمس واجب ہے۔

سوال ۲۱ :اگر سال میں استعمال ہونے والی اشیاء حصول فائدہ کے بعد باقی رہ جائیں جیسے برتن، قالین، کپڑے، گاڑی، کتابیں وغیرہ تو کیا ان پر خمس واجب ہے؟

جواب: اگر سال بھر میں استعمال کے بعد وہ اشیاء بچ جائیں اور ان سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہو تو ایسی صورت میں اس کا خمس واجب نہیں ہے۔

سوال۲۲: اگر مذکورہ بالا سامان قالین (دریاں)، برتن کپڑے وغیرہ سال میں استعمال نہ

کیے جائیں اور آخر سال تک باقی رہ جائیں تو کیا ان پر خمس واجب ہے؟

جواب: ہاں۔ خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال۲۳: مذکورہ بالا مسئلہ کا مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ شئی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کا استعمال بھی نہ کیا گیا ہو ؟ تو اس پر خمس واجب ہے؟

جواب: ہاں۔ جب خمس نکالنے کی تاریخ آ پہنچے تو بچے ہوئے سامان کا حساب کرے اور جو اس کی ضرورت سے بچ جائے اس کا خمس نکالے۔

سوال۲۴: کیا میں خمس نقدی طور پر ادا کروں یا انہیں چیزوں کو نکالوں؟

جواب: کوئی فرق نہیں ہے۔ خواہ آپ خمس کے طور پر بچی ہوئی اشیاء دیں یا ان کی قیمت کا حساب کر کے نقد دیں۔

سوال۲۵: اس مسئلہ کو مثال سے سمجھائیں؟

مثال کے طور پر آپ کے پاس پانچ کمبل، پانچ کتابیں، اور پانچ چمچ ہیں یا اسی طرح کوئی سامان ہے اور آپ نے سال بھر تک ان کو استعمال نہیں کیا تو سال کے آخر میں ایک کمبل، ایک کتاب اور ایک چمچ بعنوان خمس نکالنا واجب ہے اور جب آپ یہ چاہیں کہ وہ اشیاء آپ ہی کے پاس رہیں تو آپ ان کی قیمت کا حساب کر کے ان اشیاء کی قیمت کا خمس ادا کریں۔

سوال۲۶: جس چیز کو خمس کے طور پر نکالا ہے اگر اس کی قیمت نکالنا چاہے تو کس وقت کی

قیمت دے یعنی خرید تے وقت کی قیمت، یاوہ جو حساب کرتے وقت ہے ادا کرے؟

جواب: وہ قیمت جو خرید کے وقت تھی نہ یہ کہ حساب والے دن کی قیمت کے اعتبار سے خمس ادا کرے۔

سوال ۲۷: کیا ممکن ہے کہ اسی دن کی قیمت نکالی جائے جس دن حساب کرنا ہے اس لئے کہ میں نے اس وقت تک اس کی حفاظت کی ہے اور جب میں چاہوں اس کو بیچ دوں یا یہ سمجھیں کہ میں نے فعلاً اس کو بیچ دیا تو کیا میں اس کی جو زیادہ قیمت ملی ہے اس کا خمس نکالوں؟

جواب: جب آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے اہل و ل یا آپ کے گھر کے استعمال کے لئے ہے تو آپ پر واجب ہے کہ آپ اس دن کی قیمت کا خمس نکالیں جب آپ نے خریدا تھا۔ اور اگر آپ نے اتفاق سے اسے فروخت کر دیا تو لازم ہے کہ آپ خرید والے دن کی قیمت کا اور فائدہ کا جو آپ کو بیچنے کے ذریعے حاصل ہوا ہے خمس نکالیں۔ اور اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ یہ اصل مال اس لئے رکھا تھا کہ اس کو بیچ کر فائدہ لیا جائے تو ضروری ہے کہ حساب والے دن کے اعتبار سے خواہ اس نے بیچا ہو یا نہیں۔ خمس نکالا جائے۔

سوال ۲۸: ایک عورت کے پاس چار کپڑے ہیں جن پر خمس واجب ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ان میں سے ایک کپڑے کو بعنوان خمس دے دے لیکن ان کپڑوں کی قیمت مختلف ہے ایک مہنگا ہے ایک سستا ہے اور ایک کی قیمت درمیانی ہے یا دو کی قیمت زیادہ ہے اور دو کی کم یا

اسی طرح سے قیمت میں اختلاف ہے کہ برابر نہیں ہے تو ایسی صورت میں کیسے خمس نکالا جائے؟

جواب: چاروں کپڑوں کی قیمت کا حساب کیا جائے گا پھر اس میں سے خمس کا حساب کر کے وہ کپڑا ادیا جائے گا جس کے قیمت خمس کے برابر ہو، بس کم نہیں ہونا چاہیے۔

سوال ۲۹: میں نے ضرورت کی بنا پر خمس نکالنے میں تاخیر کی تو کیا میرا اس مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

جواب: اس مال میں خمس نکالنے سے پہلے تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں حاکم شرعی کے لئے جائز ہے کہ وہ مصلحت دیکھے تو آپ کو استعمال کی اجازت دے دے۔

سوال ۳۰: ایک مدت گذر گئی اور تاجر نے یا وہ شخص جس کے پاس کھیتی کی زمین ہے اس نے یا اس میں کام کرنے والے نے یا کسی ملکیت میں یا کسی طالب علم نے یا نوکری پیشہ نے یا ان کے علاوہ افراد کہ جنہوں نے مال کمایا ہے اور اسے اپنے تصرف میں کھانے پینے میں یا زمین و جائیداد میں، یا گھر کا سامان خریدنے میں صرف کیا اور اس مال کا خمس نہیں نکالا اور ایک مدت کے بعد وہ چاہتے ہیں کہ اپنے اس فرض کی ادائیگی کریں تو اسکا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ بات واضح ہے کہ یہ مال اس مال سے مخلوط ہو چکا ہے کہ جس پر خمس واجب تھا لہذا ضروری ہے کہ اسکا حساب کیا جائے اور بری الذمہ ہونے کے لئے حاکم شرعی کے ساتھ

مصالحت کی جائے اور ایسی صورت میں حاکم شرعی یا اس کا وکیل مداخلت کر کے اندازہ کے مطابق خمس نکالے اور اس میں اس بات کا بھی لحاظ رکھا جائے کہ جو تجارت سے فائدہ حاصل کیا ہے اس مدت میں اس کے اخراجات کہ جن کی اس کو ضرورت تھی ان کو منہا کر کے حاکم شرعی اس مقدار کو معین کرے جس کا خمس اندازہ کے مطابق نکالا ہے تا کہ مکلّف بری الذمہ ہو سکے (یعنی اپنے فرص سے سبکدوش ہو جائے)۔

سوال ۳۱: گذارش ہے کہ اس مسئلہ کو مثال سے واضح فرمائیں تا کہ بات ذہن سے زیادہ قریب ہو سکے؟

جواب: اگر کسی مکلّف نے ایک گھر خریدا اور اس میں سکونت نہیں اختیار کی اس لئے کہ اس کی ملکیت میں ایک دوسرا گھر اور تھا یا اس نے ضروریات حیات کا کچھ سامان خریدا لیکن اسے استعمال نہیں کیا تو اس پر تمام کا خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال ۳۲: مذکورہ بالا سوال میں آپ نے گھر کا تذکرہ کیا کہ جس میں سکونت نہیں اختیار کی گئی اور وہ سامان کہ جس کا استعمال بھی نہیں کیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر گھر میں سکونت اختیار کی گئی اور ضروریات حیات کا استعمال کیا گیا تو اس پر خمس واجب نہیں ہے؟

جواب: جو اشیاء سال بھر کے اخراجات میں شمار ہوتی ہیں جیسے گھر اور وہ ضروری سامان جو اپنی ضرورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اگر سامان کو اسی سال کے منافع سے خریدا ہے اور

پھراس گھر میں سکونت اختیار کی اور سامان کا استعمال کیا تو اس پرخمس واجب نہیں ہے اور جو اس طرح کا سامان ہے اس پر بھی خمس نہیں ہے اور مناسب ہے کہ یہ بات اس کے علم میں ہو کہ ان اشیاء کا خمس متحقق نہیں ہوگا جب تک سال کا آخر نہ ہو جائے اور خمس کی تاریخ نہ آ جائے۔

سوال ۳۳: اگر کسی کے پاس کئی سال کا فائدہ جمع ہو جائے حتی اس سال کا بھی کہ جس میں اس نے مکان خریدا اور اس مین سکونت بھی اختیار کی جیسا کہ آج کل لوگوں کی حالت ہے کہ ان پر خمس کا حساب مخلوط ہو گیا ہے اور ان کو علم بھی نہیں کہ یہ اختلاط کس طرح کا ہے اس کا کیا حل ہے؟

جواب: ایسے مرحلہ میں ضروری ہے کہ حاکم شرعی سے مصالحت کر لی جائے اور وہ مشکوک مقدار میں سے معین کر دے جو گذشتہ سالوں کے منافع سے ہے یا اس سال کے منافع سے کہ جس میں اس نے گھر خریدا ہے اور اس میں سکونت بھی اختیار کی ہے جب حاکم شرعی کسی مقدار کو معین کر دے تو ضروری ہے کہ فوراً اس کا خمس نکال دیا جائے۔

سوال ۳۴: بہت سے لوگ کچھ اسباب کی بنا پر اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ خمس کی رقم کو یک مشت نکالیں تو اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: حاکم شرعی کے لئے جائز ہے کہ وہ خمس کی مبلغ کو قسط وار ادا کرنے کی اجازت دے دے لیکن شرط یہ ہے کہ قسط کی ادائیگی آنے والے فائدے سے نہ ہو بلکہ وہ قسط اس مال کی ہو جس کا حساب مکمل ہو چکا ہے اور خمس معین ہو چکا ہے لیکن اگر وہ جدید فائدہ سے قسط ادا کرنا

چاہے تو پہلے جدید فائدہ کا خمس نکالے پھر قسط مطلوب کو ادا کرے۔

سوال ۳۵: خمس کی مبلغ کو قسطوں میں حاکم شرعی یا ان کا وکیل کس طرح تقسیم کرے گا؟

جواب: مکلّف فارغ الذمہ ہو جائے گا اور اس پر یہ رقم باعنوان قرض ہو جائے گی تا کہ وہ اس رقم کو دھیرے دھیرے بغیر کسی کوتاہی کے ادا کرتا رہے۔

سوال ۳۶: اگر مکلّف خمس کی قسطوں کے مکمل کرنے سے پہلے ہی مر جائے تو بقیہ قسطیں کس پر واجب ہوں گی؟

جواب: اس مبلغ کو اس کے ترکہ میں سے۔ وصیت کے نافذ ہونے یا ورثاء پر تقسیم ہونے سے پہلے ہی نکال لیا جائے گا۔

﴿دوسری رات﴾

عادت کے مطابق آپ نے اپنے جلسہ کا آغاز استعاذہ اور بسم اللہ سے کیا پھر اس کے بعد ؐ وآل ؑ پر درود وسلام بھیجا۔ پھر فرمایا: آج کون سوال کا آغاز کرے گا۔ ایک شخص ہم سے آگے بڑھا اس نے اس مسئلہ کو دریافت کرتا ہوا۔

سوال ۳۷: میرا بیٹا گرمیوں کی چھٹیوں میں ہفتہ وارانہ اجرت پر کام کرتا ہے اور میں اس اجرت میں سے کچھ بھی نہیں لیتا تا کہ وہ اپنی ضروری اشیاء کہ جن کی اس کو بس کھیلنے کے بعد

ضرورت ہوگی ان کو پورا کرے (یعنی تین مہینے گذرنے کے بعد) تو کیا میرے فرزند پر اس مال میں سے جو اس نے اپنی ضروریات کے لئے خریدا ہے؟ (کھانے پینے، پہننے، سفر وغیرہ کے لئے) خمس کی ادائیگی واجب ہے۔

جواب: آپ کے فرزند نے جو اپنی خواہشات کے تحت خرچ کیا ہے اور اس میں اپنی حیثیت کو ملحوظ خاطر رکھا تو جب تک اس مال پر ایک سال نہ گذر جائے خمس نہین ہے اور اگر سال گذر جائے تو خمس واجب ہو جائیگا یہ اس وقت ہوگا جب اس کا وہ خمس کا پہلا سال ہو اور اگر خمس کا پہلا سال نہ ہو تو اس پر سال کے اخراجات منہا کرنے کے بعد جو بچ جائے اس کا خمس واجب ہے۔

سوال ۳۸: اگر کوئی شخص گاڑی، گھر اور وہ اشیاء کہ جن کی انسان کو روزمرہ ضرورت ہوتی ہے نہ رکھتا ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ سال میں حاصل ہونے والے فائدہ سے کچھ مال نکال کر ان چیزوں کے خریدنے کی نیت سے جمع کرے کہ جن کی اسکو مستقبل میں ضرورت پڑے گی؟

جواب: اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ سال میں حاصل ہونے والے فائدہ سے کچھ مال اس نیت سے جمع کرے کہ اس سے وہ ان چیزوں کو خریدے گا جن کی اسے روزمرہ زندگی میں ضرورت پڑتی ہے (مثلا گاڑی وغیرہ بلکہ اس پر واجب ہے کہ خمس نکالے اور خمس نکالنے

سے پہلے اس مال میں تصرف جائز نہیں ہے۔

سوال ۳۹: اثناءِ سال میں ظہور فائدہ کے بعد مالک مر جائے تو کس طرح حساب کیا جائے گا؟

جواب: جو سال کے ایّام باقی رہ گئے ہیں ان کے خرچ کو الگ نہیں کیا جائے گا اور خمس اس فائدہ میں واجب ہوگا جو اسال سے لے کر اس کی موت تک ظاہر ہوا ہے۔

سوال ۴۰: جب کئی سالوں میں سے کسی سال فائدہ نہ حاصل ہو تو کیا جائز ہے کہ انسان گذرے ہوئے سال کا خرچ آنے والے سال کے فائدہ سے نکال لے؟

جواب: نہیں یہ جائز نہیں ہے۔

سوال ۴۱: اگر حج کے لئے مکلّف پر ارکان استطاعت پورے ہو جائیں تو کیا حج کے اخراجات کا شمار سال کے اخراجات میں ہوگا؟

جواب: ہاں۔ وہ سال کے خرچ میں شمار ہوگا اور اس کو سال کے خرچ سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا۔

سوال ۴۲: کیا یہ استثناء حج واجب کے لئے ہے؟ یا مستحب کیلئے؟

جواب: دونوں کیلئے برابر ہے۔

سوال ۴۳: اگر ارکان استطاعت نہ پائے جانے کی بنا پر کوئی حج نہ کر سکے تو؟

جواب: اگر ارکان استطاعت موجود نہ ہوں تو مصارف حج کو نہ کسی فائدہ سے مستثنیٰ کیا

جائے گا۔اور نہ ہی سال بھر کے اخراجات میں اس کا شمار ہوگا۔

سوال۴۴:اگر کسی کو ایسا فائدہ ہوا ہو جس سے حج بھی کیا جا سکتا ہے اور اس کا اور اس کے اہل و ل کا خرچ بھی جن کی ان کو ضرورت ہے چل سکتا ہے لیکن دوسرے صراستطاعت نہیں پائے جاتے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:اگر استطاعت آئندہ سال تک باقی رہ جائے تو اس سال میں ملنے والے فائدہ سے خمس نکالنے کے بعد اور سال پورا ہو جانے کے بعد اس پر واجب ہے کہ حج کرنے جائے اور اگر استطاعت باقی نہیں رہ گئی ہے تو حج واجب نہیں ہے۔

سوال۴۵:جب استطاعت حاصل ہو جائے اور تمام صراستطاعت مہیا ہو جائیں اور وہ تمام اشیاء کہ جن کی حج میں ضرورت ہوتی ہے مکمل ہو جائیں کہ جس سے فریضہ حج کی ادائیگی کی جا سکتی ہے لیکن مکلّف نے کاہلی کی ٹال مٹول سے کام لیا نافرمانی کی اور اس فریضہ کی ادائیگی نہیں کی اور اس کے بعد سال بھی داخل ہو گیا(تو کیا حکم ہے؟)۔

جواب: اس پر خمس سال کے اس فائدہ میں واجب ہوگا جو اس کے پاس موجود ہے اور اس پر واجب ہے کہ حج آنے والے سال میں بجالائے اس لئے کہ جس سال میں وہ مستطیع ہوا تھا وجوب حج اس پر مستقر ہو چکا تھا اور اس کی ادائیگی کے لئے نہیں گیا تھا۔

عادت کے مطابق ہمارے جلسہ کا افتتاح گذشتہ دو راتوں کی مانند ہوا اور قبل اس کے کہ ہم اپنے سوالوں کی طرف متوجہ ہوتے آپ نے فوراً یہ ارشاد فرمایا:

احکام خمس کی معرفت حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف اس کے جزئی احکام معلوم کر لئے جائیں اور بس۔ بلکہ ان احکام پر کرنا شرعی لحاظ سے واجب و ضروری ہے اور اس سلسلہ میں کوتاہی و کاہلی کے لئے کوئی راہ نہیں ہے خواہ یہ تسامح حاکم شرعی کی طرف سے ہو یا مکلفین کی طرف سے برابر ہے۔

اب آپ اپنے سوالات پیش کریں ہم انشاء اللہ بعون اللہ تعالیٰ ان کا جواب دیں گے۔

سوال ۴۶: اگرمالی استطاعت گذشتہ سالوں کے فوائد سے حاصل ہو اورآخری سال کا فائدہ بھی اس استطاعت کے لئے متمم ثابت ہو تو کیا(حکم ہے) ؟ اور یہ معلوم رہے کہ ا س نے گذشتہ سالوں میں اس مال کا خمس نہیں نکالا ہے؟

جواب: اس پر واجب ہے کہ گذشتہ سالوں میں حاصل ہونے والے

فوائد کا خمس نکالے اور جب آخری سال کے فائدہ کا حساب کرے جو کہ استطاعت کے لئے تکملہ کا کام کر رہا تھاتو اس فائدہ سے حج کے مصارف کو الگ کرے گا اس کا شمار سال کے اخراجات میں کرے گا اور اس پر حج کے لئے جانا بھی واجب ہے اور مخالفت کی صورت میں وہ گنہگار مانا جائے گا اور حج بھی اس پر باقی رہے گا۔

سوال ۴۷: ایک شخص سرکاری نوکر ہے جس نے حج کا ارادہ کیا جبکہ اسکے لئے حج ممکن نہیں ہے لیکن اس نے اپنی تنخواہ سے ایک مبلغ باعنوان قرض لیا اور اپنی زوجہ کو بھی اس کام کا حکم دیا جو کہ سرکاری نوکر تھی اس نے بھی حکومت سے قرض لیا اور دونوں قرضوں اور جو اس کے پاس مال تھا اس کو ملا کر فریضہ حج ادا کیا اور اپنے اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا کہ آیا یہ صحیح ہے یا ؟جبکہ جہالت کی بنا پر ایسا کیا اور اس قرض کا خمس بھی نہیں نکالا گیا۔تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:حج صحیح ہے اگرقرض ادا کرنااس کے لئےممکن ہو اور اس کاطریقہ وہی قسط وار ہے وہ اداء قرض پرقادرہو اور اس کا طریقہ قسط وار ہے کہ قسطوں میں قرض ادا کرے تو اس کا انجام دیا ہوا حج صحیح ہو جائے گا اور اس پر اگر

دوبارہ استطاعت حاصل ہو جائے تو اس پر حج واجب نہین ہو گا ۔ لیکن جو قرض انہوں نے حکومت سے لیا ہے وہ حرام ہے اور دونوں زن و شوہر پر استغفار کرنا واجب ہے۔

سوال۴۸: اگر ہم گذشتہ سوال کو بر عکس کر دیں یعنی اگر زوجہ قرض لے جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ اس پر اہل و ل کے نفقہ کی ذمہ داری نہیں ہے؟تو کیا حکم ہے؟

جواب: گذشتہ جواب یہاں پر بھی دیا جائے گا یعنی فائدہ سے قرض لینا جائز نہیں ہے اور اگر اس نے اس قرض سے حج کیا تو اس کا حج صحیح ہے لیکن اس قرض لے لئے استغفار کرنا ضروری ہے ۔اگر ادائیگی قرض قسطوں کے ذریعے سے ممکن ہے تو یہی اس کے حج کے لئے کافی ہے جیسا کہ آپ گذشتہ جواب سے جان چکے ہیں۔

سوال ۴۹: ایک شخص نے کچھ مبلغ بطور قرض اپنے نفقہ اور دیگر مصارف کے لئے لیا اور یہ قرض گذشتہ سالوں کے لئے تھا اور اس کی ادائیگی سے عاجز رہا یہاں تک کہ وہ سال بھی آ گیا کہ جس میں اسے فائدہ ہوا تو کس طرح سے اس مسئلہ کو حل کرے گا؟

جواب: اگر اس نے درمیان سال میں فائدہ کے حاصل ہوتے ہی قرض ادا کردیا تو اس کے سال بھر کے اخراجات میں شمار ہو گا لیکن اگر اس نے ادائیگی قرض میں سستی یا کاہلی کی قرض ادا نہیں کیا یہاں تک کہ مکمل ہو گیا اورنیا سال شروع ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ اس سال کے فائدہ کا خمس نکالے اور اس کے بعد جو مال بچا ہے اس سے قرض ادا کرے۔

سوال ۵۰:آپ کا گذشتہ سوال کیا صرف قرض میں جاری ہو گا یا دیگر موارد میں بھی جاری ہو گا؟

جواب: تمام واجبات مالی میں یہ مسئلہ جاری ہو گا مثلاً حج، نذر ،کفارات، فدیہ ، اور اسی کے مثل دیگر واجبات۔

سوال ۵۱: کسی شخص کے پاس مال تھا اور اس مال کا مال تجارت سے کوئی تعلق نہیں تھا اور یہ مال پورا کا پورا یا تھوڑا بہت اس میں سے تلف ہو گیا یا چوری ہو گیا تو کیا اس انسان کو یہ حق ہیکہ حاصل ہونے والے فائدہ سے اس خسارہ کا عوض پورا کرے؟

جواب : اس انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ سال میں حاصل ہونے والے فائدہ سے اس کا عوض لے چاہے یہ نقصان اسی سال کا ہو یا

دوسرے سالوں میں ہوا ہو اور اسی طرح وہ فائدہ اس سال ہوا ہو یا دوسرے سالوں میں۔

سوال ۵۲ : اگر تلف ہونے والے مال پرکچھ مال صرف کیا جائے تا کہ اس خسارہ کی اصلاح کی جاسکے تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت مین کوئی حرج نہیں ہے بلکہ وہ تصرف سال کے اخراجات شمار ہوگا۔

سوال۵۳ : آپ اس گذشتہ مسئلہ کو مثال کے ذریعے سے واضح فرمائیں تا کہ ہم مسئلہ کی گہرائی سمجھ سکیں؟

جواب اگر آپ کی گاڑی جو خراب ہوگئی ہو یا کتاب جل گئی یا چرالی گئی ہو لیکن ضروری یہ ہے کہ یہ گاڑی اور کتاب اس کے پاس ہو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس سے مستغنی ہو تو ایسی صورت میں کتاب کے خریدنے یا گاڑی کے صحیح کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس پر جو خرچ آئے گا وہ سال کے اخراجات میں شمار کیا جائے گا اور جو فائدہ حاصل ہوا ہے وہ سال کے آخر میں اس سے خرچ منہا کیا جائے گا جو اس نے خراب گاڑی کو صحیح کرانے اور کتاب کو خریدنے میں صرف کیا ہے۔

سوال۵۴: اگر گھر کا کوئی حصہ منہدم ہو جائے تو کیا انہدام سے حاصل ہونے والے خسارے

کا حساب اس سال کے نفع سے لیا جائے گا جبکہ اس کے نیّت اس انہدام کی ترمیم کرانا نہ تھی؟
جواب: اس کا حساب نہ سال کے اخراجات سے کیا جائے گا اور نہ ہی کسی سال کے نفع سے مستثنیٰ کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اسی سال کے دوران ترمیم کرنے لگا تو جس سال میں وہ ترمیم ہوگی اس کا حساب اسی سال کے اخراجات میں ہوگا اور اس سال کے فائدہ ہی سے اس کو منہا کیا جائے گا۔

سوال ۵۵: اگر کوئی مختلف کام کرتا ہو مثلاً ایک شخص زراعت بھی کرتا ہے اور اس کا کوئی ہوٹل بھی ہے اور وہ مجموعی طور پر تجارت بھی کرتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی کام اسی ایک سال میں انجام دیتا ہے تو اگر اس کے اصل مال میں کسی جہت سے کوئی خسارہ ہو جائے تو وہ اس خسارہ کا عوض کیسے ہوگا؟

جواب: ظاہر یہ ہے کہ سال کے آخر میں تمام وہ فائدہ جو حاصل ہوا ہے اس کا حساب کیا جائے اور اس سے خسارہ کی مبلغ کو لے لیا جائے اور جو اس سال کے فائدہ سے بچے اس پر خمس واجب ہے۔

سوال ۵۶: ایک دوسرا شخص ہے جس کے اعمال کسب مختلف ہیں لیکن اس نے اپنے ہر کے لئے ایک سال کو مستقل کیا ہے تو اگر اس کا خسارہ ہو جائے تو اس کا عوض کس طرح لیا جائے گا؟

جواب: کسی ایک مکسب سے ہونے والے خسارہ کا جبران دوسرے مکسب سے حاصل شدہ فائدہ سے نہیں کیا جا سکتا۔

سوال ۵۷: کسی شخص نے تجارت کے لئے ایک دکان خریدی اور وہ دکان پگڑی پر رکھی ہوئی تھی (یعنی اس دکان کی قیمت بعنوان رہن لی جا چکی تھی) دکان اپنے موجودہ تمام اساساجات کے ساتھ تھی اور اس نے پہلے سال خمس نکالا تھا تو کیا اب اس وقت جب اس کی قیمت میں اضافہ ہوگیا تو خمس کس قیمت کا نکالا جائے گا بازار کی بڑھی ہوئی قیمت یا پرانی قیمت پر؟

جواب: قیمتوں کے اتار چڑھاؤ میں جو اضافہ ہوا ہے اس زیادتی پر خمس واجب نہیں ہے۔ مگر دکان کے فروخت کرنے کے بعد اور فائدہ حاصل ہونے کے ساتھ اور اس کے مقابل جو زیادتی حاصل ہوئی ہے اس کو سال کے اخراجات میں استعمال نہ کیا ہو (تب خمس واجب ہے)۔

سوال ۵۸: حکومت جو پنشن دیتی ہے کیا اس پر خمس واجب ہے؟

جواب سال کے مکمل ہونے کے بعد جو بچ جائے اس پر خمس واجب ہے۔

سوال ۵۹: ایک شخص نے گاڑی خریدی اور اس کو استعمال بھی کیا لیکن وہ گاڑی کسی دوسرے کے نام پر خریدی (ٹریفک قانون کے اعتبار سے) اس طرح کہ وہ گاڑی والا انکار بھی کر سکتا ہے کہ یہ میرے نام نہیں ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں اس پر اسی وقت خمس نکالنا واجب ہے یا اس بات کا انتظار کیا جائے کہ جب اس کے نام تحویل ہو جائے تب نکالا جائے؟

جواب: اگر اس نے غیر مخمس مال سے گاڑی خریدی ہے تو جیسے ہی گاڑی ملی اس پر خمس واجب ہے۔ اگر چہ اس کا سال بھی مکمل نہ ہوا ہو اور وہی سال خمس کا سال بھی ہو لیکن اگر گاڑی اس

کی ضروریات میں شامل ہو یا اس کے خانوادہ کی ضروریات میں ہو تو پھر وہ سال کے اخراجات میں آ جائے گی اور اس پر خمس واجب نہیں ہوگا اور ٹریفک قانون میں اپنے نام سے یا کسی غیر کے نام سے ہونے کا کوئی بھی تعلق خمس سے نہیں ہے۔

سوال۶۰:ایک شخص نے گھر بنانے میں تیزی سے کام لیا یہاں تک کے سال کے دوران تعمیر مکمل کر لی اور دوسرے انسان نے ایک گاڑی خریدی اور تیسرے نے ایک کتاب خریدی پہلے شخص نے گھر میں سکونت اختیار کی اور دوسرے نے گاڑی استعمال کی اور تیسرے نے کتاب کا مطالعہ کیا اور ہر ایک نے سال کے دوران ان سب کو مکمل کر لیا تو کیا ان پر خمس واجب ہے؟

جواب:اگر استعمال سال کے دوران مکمل ہوا اور فائدہ نکال لیا گیا تو ایسی صورت میں ان پر خمس نہیں ہے۔

سوال۶۱:اگر ان لوگوں نے ان چیزوں کا استعمال نہیں کیا جو ذکر کی گئی ہیں تو وہ کیا کریں؟

جواب:ایسی صورت میں جو انہوں صرف کیا ہے اس کو سال کے فائدہ سے الگ نہیں کیا جائے گا بلکہ جو انہوں نے صرف کیا ہے (گھر بنانے میں، گاڑی خریدنے میں اور کتاب خریدنے میں)اس پر خمس واجب ہوگا۔

سوال۶۲:ایک شخص نے اپنے گھر کی تعمیر کا آغاز تو کر دیا لیکن اس کو مکمل نہ کر سکا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگراس نے اس مال کا استعمال کیا ہے جس کی آمدنی مکمل ہوچکی ہے چاہے اگراس کے لئے جائز تھا کہ وہ اس نفع سے صرف ہونے والے مال کو الگ کرلیتا اور اگراس نے اس مال کو استعمال نہیں کیا جس کی آمدنی مکمل ہوچکی تھی تو خواہ اس سے استفادہ ممکن ہو یا نہیں ظاہر یہ ہے کہ اس سال کے فائدہ سے اس خرچ کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جو مکلّف نے اس تعمیر خرچ کیا ہے اس خمس نکلنا واجب ہے۔

سوال۶۳: اگر کسی شخص نے کوئی پلاٹ خریدا۔ (یعنی زمین کا ایک حصہ خریدا جس پر گھر بنانے کا اردہ ہو) اور اسکی قیمت بھی مکمل طور سے ادا کردی لیکن اس زمین پر گھر نہیں بنایا یہاں تک کہ سال مکمل ہو گیا تو کیا اس کا خمس واجب ہے؟

جواب: جو کچھ اس پلاٹ خریدنے پر صرف کیا ہے اس مال سے خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال۶۴: اگر کئی سال گھر بنانے میں گذر جائیں اور وہ ہر سال کچھ سامان جو گھر بنانے کے لئے ضروری ہے اس کو خرید لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ہاں جو سال کے فائدہ سے اس نے گھر کی تعمیر مکمل کرنے میں صرف کیا ہے اس پر سال کے آخر میں خمس واجب ہے۔

سوال۶۵: اور کیا خمس سے کچھ مستثنیٰ کیا جائے گا؟

جواب: ہاں سال کے فائدہ سے جو اس نے صرف کیا ہے یعنی جس میں گھر بنایا ہے وہ سال کے

اخراجات میں شمار کیا جائے گا لہذا جو صرف ہوا ہے اس میں سے مستثنی کیا جائے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ وہ آخری سال کہ جس میں حصول مکمل ہوا اور تعمیر مکمل ہوئی اور اس گھر میں اسی وقت سکونت بھی اختیار کی تو (وہ سال کے اخراجات میں شمار کیا جائے گا)۔

سوال ٦٦: ہمارے پاس کچھ عدد کتابیں ہیں جن پر خمس متحقق ہو چکا ہے تو کیا ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان کتابوں کے عوض گیہوں، چاول یا اور کوئی شی خمس کے طور پر نکال دیں؟

جواب: یہ حاکم شرعی کی موافقت پر موقوف ہے۔

سوال ٦٧: جب خمس کسی معین مال کے متعلق ہو تو کیا اس کا صرف کرنا جائز ہے؟

جواب: خمس کی ادائیگی سے پہلے اس میں تصرف جائز نہیں ہے۔ اگر چہ اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا کہ دوسرے مال کو خمس کے طور پر نکال دے گا۔

سوال ٦٨: ایک گاڑی پر سال کے مکمل ہونے کے بعد خمس مستقر ہو گیا اور اس کا خمس ادا نہیں کیا گیا اور گاڑی چوری ہو گئی تو کیا جو خمس اس سے متعلق ہوا تھا وہ ساقط ہو گیا؟

جواب: جو گاڑی سے خمس متعلق ہوا تھا وہ ساقط نہیں ہو گا بلکہ ادائیگی کے وقت اس کی قیمت کا ضامن ہو گا۔

سوال ٦٩: گر گاڑی پلٹ جائے (یعنی حادثہ ہو جائے) اور اس کی قیمت میں کمی واقع ہو جائے تو کیا اس کا پلٹنے سے پہلے والی قیمت کا خمس ادا کیا جائے گا یا بعد کا جبکہ یہ بات معلوم ہے کہ خمس حادثہ سے قبل متحقق ہوا تھا؟

جواب: حادثہ سے پہلے والی قیمت کا خمس ادا کیا جائے گا کیونکہ خمس متحقق ہو چکا تھا اور اس کی ادائیگی اس وقت تک نہیں کی گئی تھی۔

سوال۷۰: اگر خمس کی مبلغ متحقق نہیں ہوئی ہو تو اس طرح کہ حادثہ اثناء سال ہوا اور اس سال کے خمس کا حساب بھی نہیں کیا گیا تھا (تو کیا حکم ہے)؟

جواب: خمس کا حساب اس وقت کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے کیا جائے گا۔ یعنی انقلاب کے بعد کی قیمت کو معین کیا جائے گا۔

سوال۷۱: ایک شادی شدہ عورت تجارت کرتی ہے اور وہ اس وقت اپنے شوہر کے گھر میں ہے اور اس کے اہل و ل مین شامل ہے لیکن وہ عورت ہی اس خانوادہ کے اخراجات کی متحمل ہے تو کیا ایسی صورت میں اس عورت پر خمس واجب ہے؟

جواب: ہاں اپنے ل کے سال بھر کے اخراجات کو منہا کرنے کے بعد اس عورت پر خمس واجب ہے۔

سوال۷۲: اور اگر وہ عورت گھر کے اخراجات برداشت کرنے میں اپنے شوہر کی شریک ہو عقد میں اتفاق کی بنیاد پر یا بغیر اتفاق کے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو اپنے شوہر کی اعانت میں صرف کیا ہے اس کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔

سوال۷۳: اگر اس عورت نے کچھ بھی تصرف نہیں کیا اور نہ ہی نفقہ کی ذمہ دار تھی (تو کیا حکم ہے)؟

جواب: تو کچھ الگ نہیں کیا جائے گا۔ اور اس چیز میں جو اس نے حاصل کی ہے اور فائدہ اٹھایا ہے خمس واجب ہے۔

سوال۷۴: وہ مال کہ جس پر زکوٰۃ ہے کیا اس پر خمس بھی ہے؟

جواب: ہاں اس پر خمس بھی ہے لیکن پہلے زکوٰۃ نکالے پھر خمس ادا کرے۔

سوال۷۵: ایک بچہ کا مال تھا اور اس کے ضامن نے کسی دوسرے شخص کو تجارت کے لئے دے دیا اور اس میں فائدہ ہوا تو کیا بچہ کے مال پر خمس واجب ہے یا نہیں؟

جواب: احوط یہ ہے کہ بچے کے مال سے حاصل ہونے والے فائدہ پر خمس ثابت ہے اور اس بچہ پر واجب ہے کہ ہر وہ شی جو حاصل ہوئی ہے اس کا بلوغ کے بعد خمس ادا کرے جبکہ جو کچھ سال بھر کے دوران صرف ہوا ہے اس کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔

سوال۷۶: مجنون کا کیا حکم ہے جبکہ اسی مذکورہ طریقہ سے اس کے مال میں بھی فائدہ متحقق ہوا ہے؟

جواب: اسی طرح مجنون بھی افاقہ کے بعد خمس ادا کرے گا۔

سوال۷۷: ایک شخص کے ذمہ خمس کا بہت سا مال ہو گیا اور وہ ایک مر میں اس کی ادائیگی سے عاجز ہے تو کیا اس کو یہ حق ہے کہ قسطوں میں خمس ادا کرے؟

جواب: اگر خمس کی اس بڑی مبلغ کو یکبارگی ادا کرنا مکلّف کے لئے ضرر کا سبب ہو تو حاکم شرع یا اس کے وکیل کے لئے جائز ہے کہ وہ اس پر قسط کو معین کر دیں۔

سوال۷۸: کیا مکلّف کے لئے ممکن ہے کہ وہ قسط کی ادائیگی جدید فائدہ سے کردے جب کہ نہ ابھی اس فائدہ کا حساب مکمل ہوا ہے اور نہ ہی اس میں سے خمس نکالا گیا ہے؟

جواب: ہاں ایسا کرنا جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ قسط کی ادائیگی سے پہلے اس مال کا خمس نکالے۔

سوال۷۹: ہمیں اس مسئلہ کو مثال کے ذریعہ سے سمجھائیں؟

جواب: مثلاً اگر خمس ایک ملین دینار ہو اور اس سال حاصل ہونے والا فائدہ بھی ایک ملین دینار ہو تو اس فائدہ پر دو لاکھ دینار خمس واجب ہے پھر اس بچے ہوئے آٹھ لاکھ دینار میں سے جو قسط جو معین کی گئی ہے اس کی ادائیگی کرے۔

سوال۸۰: کسی مکلّف پر ایک معین مقدار میں خمس واجب ہوا لیکن وہ مکمل طور پر ادائیگی سے عاجز ہے اور قسط وار دینے پر بھی رغبت نہیں رکھتا اور اس نے ادائیگی اپنے اعتبار سے شروع کردی اور حاکم شرع سے اپنے اوپر باقی رہنے والی مقدار کو معین کروانا چاہتا ہو تو کیا اس امر کا اعلاج ممکن ہے؟

جواب: حاکم شرعی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس امر کا علاج اس طرح کرے کہ مکلّف اس سے چھٹکارا بھی پالے اور اس سلسلہ میں حاکم شرعی عفوو درگذر سے کام لے۔ لیکن مکلّف اس بات کو جان لے کہ حاکم شرعی کا عفوو درگذر روز قیامت ہونے والے حساب سے چھٹکارا

نہیں دلاسکتا۔ چونکہ حاکم شرعی نے یہ معالجہ اس لئے کیا تا کہ وہ اس ضدی مکلّف سے جس قدر ممکن ہوسکے حقوق الٰہی کی ادائیگی کر لے۔

سوال ۸۱: یک مکلّف نے خمس کی آدھی رقم (مبلغ) ایک مستحق کو یعنی سید کو دے دی اور اس سے یہ مطالبہ کیا کہ باقی دوسرا حصہ جو مجھ پر ہے وہ معاف کر دے تو کیا سید کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس حصہ کو معاف کر دے؟

جواب: سید کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اس نے ایسا کیا تو االلہ تعالیٰ کی معصیت کی اور وہ شخص حصہ امامؑ سے بری نہیں ہوسکتا (جب تک کہ ادائیگی نہیں کرتا)۔

سوال ۸۲: مکلّف اپنے ذمہ سے کس طرح فراغت پا سکتا ہے؟

جواب: حاکم شرعی یا اس کے وکیل کے لئے جائز ہے کہ وہ مکلّف کو اس کی ذمہ داری سے فارغ کریں اس طرح کے اس سے مال کی کچھ مقدار بعنوان خمس اخذ کرے پھر اس کو قرض دے دیں پھر اس سے وہی مال بعنوان خمس لے لیں اور پھر اسے قرض دے دیں اسی طرح قرض دے کر خمس لیتے رہیں یہاں تک کہ تمام واجب ادا ہو جائے اور مکلّف اس سے بری ہو جائے۔

سوال ۸۳: اور اس کے بعد کیا کرے؟

جواب: اس کو چاہیے کہ جو کچھ اس کے ذمہ ہے اس کی ادائیگی اسی طرح کرے۔ حاکم شرعی کے پاس جا کر قسطوں کو معین کروائے اور اس میں اپنی حیثیت کو بھی ملحوظ خاطر رکھے یعنی جب

بھی اس کے پاس مال ہو وہ ادائیگی قرض کے عنوان سے مال دیدے یہاں تک کہ اس مبلغ کو مکمل طور پر ادا کر کے بری الذمہ ہو جائے۔

سوال ۸۴: ایک شخص نے حرام مال سے تجارت کی اور اس نے بہت سا فائدہ حاصل کیا پھر توبہ کر لی اور چاہتا یہ ہے کہ اس تمام مال کا جو حرام سے حاصل کیا ہے خمس ادا کرے تو اس کا کیا راستہ ہے؟

جواب: اگر تمام مال حرام کا ہو اور وہ مال ایک مسلمان سے لیا ہو اور یہ جانتا بھی ہو کہ مسلمان سے لیا ہے تو اس مال کو مسلمان تک پلٹانا واجب ہے یا اس مسلمان سے اس بات کا مطالبہ کرے کہ وہ اس کو بری الذمہ کر دے۔اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مال کس سے لیا ہے (مسلمان یا کافر) تو سارا مال حاکم شرعی کو دے دیا جائے۔اور اگر مال حرام مال حلال سے مخلوط ہو جائے تو اس کا خمس نکالنا واجب ہے تا کہ وہ حرام مال حلال ہو جائے۔

سوال ۸۵: ایک شخص مستضعف ہے یعنی حق و باطل کے درمیان فرق نہیں کر سکتا اور اس بات سے بھی عاجز ہے کہ شعائر دینیہ براں ہو تو کیا ایسے شخص کو خمس کے مال میں سے کچھ حصہ دینا جائز ہے؟

جواب: خمس سے کچھ دینا جائز نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ سے اتنا دیا جائے کہ اس کی ضروریات زندگی پوری ہو جائیں۔

سوال۸۶: کہاں سے یہ جانا جائے کہ یہ مستضعف ہے؟

جواب: عادل افراد جن پر اعتماد کیا جاسکتا ہے وہ اس گواہی دیں۔

سوال۸۷: اور اگر وہ تارک صلاۃ ہے یعنی نماز نہیں پڑھتا تو؟

جواب: نماز کو ترک کرنے والا خمس میں سے کسی چیز کا مستحق نہیں ہے بلکہ افضل یہ ہے کہ اس امر کو حاکم شرعی تک پہنچایا جائے۔

سوال۸۸: کیا صرف ماں کی طرف سے انتساب کسی شخص کے بنی ہاشم ہونے کے لئے کافی ہے؟

جواب: کافی نہیں ہے۔ جس طرح سے اس شریف نسبت کا دعویٰ کرنا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ ایسا ثبوت پیش کیا جائے جس سے افادۂ علم ہو یا اطمینان حاصل ہو جائے اگرچہ شہرت سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال۸۹: ایک شخص نے اپنے موجودہ فائدہ سے خمس نکالا پھر اس خمس کے جزء کو الگ کرلیا اس طرح کہ اس کے نفقے کو ان لوگوں کے لئے قرار دیا جن پر انکا نان ونفقہ واجب ہے جیسے زوجہ، ماں، باپ، اولاد، غلام وغیرہ تو کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے ان افراد کو خمس کی رقم دینا جن پر اس کا نفقہ واجب ہے جیسے زوجہ، ماں باپ، اولاد، غلام، خادم اور جس کے کام کروانے کی اجرت اس کے پاس ہے۔ ہاں اگر افراد عائلہ میں سے کسی شخص کو نفقہ کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں اس چیز کے

لئےممکن ہے جس طرح سے کہ ابن سبیل کے عنوان سے دینا جائز ہے اور اس میں کوئی مانع بھی نہیں ہے۔

سوال۹۰: اگر کسی شخص نے اپنی خمس کی رقم ایسے مرجع کو دی جس کی وہ خود تقلید نہیں کرتا تو کیا یہ صحیح ہے اور اس طرح وہ بری الذمہ ہوجائے گا؟

جواب: اگر اس کا مرجع تقلید ولائت فقیہ عامہ کا قائل ہو اور موازین شرعی کے لحاظ سے فقہ میں اپنے برابر والوں سے اعلم ہو تو یہ حرام ہے (یعنی خمس دینا) اور وہ اس طرح بری الذمہ نہین ہوسکتا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو جو فقیہ جامع الشرائط ہو عادل ہو، خمس کے موارد کو پہچانتا ہو، اس کو دینے سے انشاءاللہ بری الذمہ ہوجائے گا۔

سوال۹۱: ایک مکلّف نے یہ ارادہ کیا کہ خمس کے مال کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر دے تو اس انتقال میں جو خرچہ آئے گا وہ کس پر ہوگا؟

جواب: اگر مال کا نقل کرنا واجب ہو تو خمس میں سے اس کا خرچہ دیا جائے گا۔ لیکن اگر انتقال واجب نہیں تھا تو اس کا خرچ مکلّف کے ذمے رہے گا۔

سوال۹۲: ایک شخص جو بنی ہاشم سے ہے وہ میرا مقروض ہے اور اس کی ادائیگی سے عاجز بھی ہے تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں اس قرض کا حساب خمس میں سے کرلوں؟

جواب: ہاں حاکم شرعی کی اجازت سے جائز ہے۔

سوال۹۳: اور کیا آپ (آیۃ اللہ بشیر حسین نجفی) اس کو جائز قرار دیتے ہیں؟

جواب: ہاں ہم نے اس کو سہم سادات میں جائز قرار دیا ہے اور اس سلسلہ میں نص ہے جس کو ہم نے اپنے رسالہ عملیہ (دین القیم) میں العبادات صفحہ ۵۱۷ پر ذکر کیا ہے۔

سوال۹۴: کیا غیر ہاشمی کے مقروض سے بھی خمس میں حساب کرنا حاکم شرعی کی اجازت سے جائز ہے؟

جواب: ہاں حاکم شرعی کی اجازت سے جائز ہے۔

سوال۹۵: ایک عورت کے پاس پانچ کپڑے ہیں اور بغیر استعمال کے سال گذر گیا لہذا اس پر خمس واجب ہے اور وہ چاہتی ہے کہ خمس نقد ادا کرے لیکن اس کے پاس نقد مال نہیں ہے تو اس نے سونے کا ایک ٹکڑا جو اس کی زینت کے لئے تھا اس کو بیچنے کا ارادہ کیا تا کہ خمس کو ادا کر سکے۔ تو کیا پہلے وہ اس سونے کے ٹکڑے کا خمس ادا کرے اس کے بعد اس کپڑے کی قیمت دے یا نہیں؟

جواب: اگر سونے کا وہ ٹکڑا ایسا ہے جس کا خمس نکالا جا چکا ہے یا وہ ایسا ہے کہ اس سے خمس متعلق نہیں ہوا اور اس کو بیچنے میں بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا تو اس عورت پر صرف اس کپڑے کو بطور خمس نکالنا واجب ہے۔ اور اگر اس سونے سے خمس متعلق ہوا تھا تو پہلے اس کا خمس نکالے پھر اس کپڑے کا اور اگر خمس متعلق نہ ہوا ہو لیکن اس کے بیچنے میں فائدہ ہوا ہے تو

اس فائدہ پرخمس واجب ہےاور اگر فائدہ خمس نہیں ہوا ہےتو نہیں ہے مگران کپڑوں کا خمس نکالنا بہرحال اس پرواجب ہے۔

سوال ۹۶: اگر مکلّف نے اپنے حصے میں سے کچھ کھانے پینے کا سامان ایک معین قیمت میں لے لیااور اس سامان کا ذخیرہ کرلیا یہاں تک کہ ایک سال مکمل ہو گیا پھر اس نے اس سامان کو بازار میں موجودہ قیمت کے اعتبار سے فروخت کردیا (جو قیمت گذشتہ قیمت معینہ سے زیادہ تھی) تو کیا وہ خمس گذشتہ کم قیمت کے اعتبار سے نکالے گا یا بعد کی بڑھی ہوئی قیمت کا نکالے گا

جواب: بازار میں موجودہ قیمت کے اعتبار سے خمس نکالے گا جس قیمت میں اس نے مال بیچا ہے اور اسی وقت اس پر خمس ہوالہذا اسی قیمت کے اعتبار سے خمس ادا کرنا واجب ہے۔

سوال ۹۷: ایک شخص نے اپنی گذشتہ کارکردگی سے ۶۶ لاکھ دینار میں (۱۹۹۳ء میں) ایک گھر خریدا۔ جس میں ۱۹ لاکھ دینار مخمس تھے یعنی ان کا خمس نکالا جا چکا تھا لیکن باقی ۴۷ لاکھ دینار غیر مخمس تھے اور اب وہ شخص چاہتا ہے کہ گھر کی قیمت کا خمس ادا کرے اور اس وقت گھر کی قیمت ۱۰ ملین دینار ہے تو کیا وہ ۱۹ لاکھ کو چھوڑ دے اس بنیاد پر کہ وہ گذشتہ آمدنی میں سے ہے اور مخمس ہے یا اس قیمت کو الگ کرے گا جو اس وقت کی قیمت کے مقابلہ ہوتی ہے؟

جواب: اگر وہ گھر سکونت کے لئے خریدا تھا تو اس پر صرف اس قیمت کا خمس ہے جب اس نے خریدا تھا اور اسی میں ۱۹ لاکھ دینار بھی ہیں لیکن اس پر۔۔۔۔۔

لیکن اگر گھر استفادہ یا تجارت کے لئے یا کرایا پر دینے کے لئے ہو تو اس پر اس نئی قیمت کے اعتبار سے خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال ۹۸: میں اپنے کسی دوست کے گھر داخل ہوا تو میں نے مہمان خانہ میں تحائف رکھے پائے جو بہت زیادہ بھی تھے اور بہت قیمتی بھی۔ اور بازار میں بھی ان کی ایک معتبر قیمت تھی (یعنی اچھی خاصی قیمت تھی) تو کیا ان تحائف پر خمس واجب ہے جبکہ ان کو کئی سال گذر چکے ہیں؟

جواب: اگر اہل خانہ کا وہ سال خمس کا ہے اور اس نے وہ تحائف سال کے دوران خریدے ہیں اور اس کو سجاوٹ کے لئے استعمال کئے ہیں جیسے کہ ان تحائف کو شمار کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں اس کا خمس نہیں ہے لیکن اگر دوران سال ان کا استعمال نہیں کیا گیا تو ان پر خمس واجب ہے۔

سوال ۹۹: کیا وہ سید جو عادل نہ ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا ہے۔

سوال ۱۰۰: اگر کوئی شخص اپنے شہر میں بحیثیت سید مشہور ہو تو اسے خمس دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص اپنے شہر میں بہ حیثیت سید مشہور ہو تو خواہ انسان کو اس کے سید ہونے کے بارے میں یقین یا اطمینان نہ بھی ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆